نماز کے اہم مسائل

نماز کے مسائل سکھانا کا ثواب

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ "بستان المحدثین" میں لکھتے ہیں: حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: کسی شخص کو نماز کے مسائل بتانا زمین بھر کی دولت صدقہ کرنے سے افضل ہے

کسی شخص کی علمی اُلجھن دور کرنا سو حج کرنے سے افضل ہے۔ اور کسی شخص کی دینی رہنمائی کرنا سو غزوات میں شمولیت سے افضل ہے۔ یہ آپؒ کی مبارک زندگی کے آخری کلمات تھے اس گفتگو کے بعد آپ رب کائنات کے حضور لبیک کہہ گئے (بستان المحدثین مترجم ص39)

مسلمانوں کی حالت زار

افسوس! فی زمانہ مسلمان اول تو نماز نہیں پڑھتے گو یا نماز نہ پڑھنا آج کے مسلمان کے نزدیک گنا ہ نہیں رہا (معاذ اللہ) ان بھائیوں اور بہنوں کے لیے صرف ایک حدیث پاک ذکر کر رہا ہوں اسی سے سمجھ جائیں کہ نماز چھوڑنا اللہ ورسول ﷺ کے نزدیک کیا ہے ؟۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم۔ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مَنۡ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فقد کفر جهارا (الترغیب والترھیب) جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑدی اس نے کھلم کھلا کفر کیا (العیاذ باللہ) یادرکھیں ایک نماز جان بوجھ کر چھوڑنے والا بھی بے نمازی کے حکم میں ہے۔)

اور اگر اللہ کی رحمت سے نماز پڑھنے کی توفیق مل بھی گئی تو ہمارے اکثر مسلمان علمِ دین سے دوری کی وجہ سے صحیح نماز پڑھنے سے نہ بلد ہیں نماز میں ایسی فحش غلطیاں کررہے ہوتے ہیں جس سے یا تو نماز فاسد ہوتی ہے یا پھر مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو جاتی ہے۔ انکی بارگاہ میں عرض ہے کہ جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح اسکے متعلق علم حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: المتعبد بغیر الفقه کالحمار فی الطاحون (رواہ ابونعیم فی الحلیہ) فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا ایسا ہے جیسے چکی کا گدھا۔ اور محبوب رب العلمین ۔ جنابِ صادق وامین کا فرمانِ عالیشان ہے: "اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیۡ سِتِّیۡنَ سَنَةً وَمَا تُقۡبَلُ الصَّلٰوةُ لَعَلَّهٗ یُتِمُّ الرُّکُوۡعَ وَلَا یُتِمُّ السُّجُوۡدَ وَیُتِمُّ السُّجُوۡدَ وَلَا یُتِمُّ الرُّکُوۡعَ (الترغیب والترھیب) آدمی ساٹھ سال تک نماز پڑھتا رہتا ہے مگر اسکی کوئی نماز نہیں ہوتی، شاید وہ رکوع تو پورے کرتا ہو مگر سجدے پورے نہ کرتا ہو یا پھر سجدے پورے کرتا ہو مگر رکوع پورے نہ کرتا ہو۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع وسجود پورے نہیں کر رہا تو ارشاد فرمایا: مَا صَلَّیۡتَ وَلَوۡ مِتَّ وَاَنۡتَ تُصَلِّیۡ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مِتَّ عَلٰی غَیۡرِ فِطۡرَةِ مُحَمَّدٍ (صحیح البخاری) تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تم یہ نماز اسی طرح پڑھتے ہوئے مرگئے تو حضرت محمد مصطفٰی احمد مجتبٰی ﷺ کی ملت کے علاوہ مروگے۔ الغرض اس ضمن میں کئی احادیث مروی ہیں۔ افسوس! ہمارے پاس دنیا کے ہر کام کیلیے وقت ہے مگر اپنی آخرت سنوارنے کیلیے اور جہنم سے بچنے کیلیے ضروری مسائل سیکھنے کا وقت نہیں۔ ہندو، سکھ یہود و نصاریٰ دیگر مذاہبِ باطلہ کو اپنے باطل مذہب کی مکمل معلومات ہے مگر ایک کلمہ گو مسلمان کو اپنے سچے دین کی بنیادی مسائل کا بھی علم نہیں۔ مسلمانو! خدارا اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو، تمہاری اصل زندگی یہ نہیں بلکہ آخرت ہے یہ دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا ہے۔ اپنی آخرت کی فکر کرو اس سے پہلے کے موت کا فرشتہ آجائے۔ اس پمفلٹ میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے اور احساس دلانے کے لیے نماز کے ایسے چند ضروری مسائل کو مرتب کیا گیا جن سے اکثر مسلمان غافل ہیں۔ باقی نالز اور دینِ اسلام کے دیر مسائل کے لے فقہ حنفی کی اردو زبان میں جامع کتاب "بہارِ شریعت" کا مطالعہ فرمائیں۔ اللہ رب العلمین ہم سب کو دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وضو کے ضروری مسائل

غلطی نمبر۱۔ وضو کرتے ہوئے باتیں کرنا۔ بے توجہی سے وضو کرنا۔ رکعت میں شامل ہونے کے لیے یا کسی وجہ سے جلدی جلدی وضو کرنا۔ اس سے یا تو فرائض میں کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے سرے سے وضو ہوتا ہی نہیں ہے، یا پھر سنن و مستحبات رہ جاتے ہیں جس سے وضو ناقص ہو جاتا ہے۔: **وضو کے چار فرض ہیں**، (۱) پیشانی جہاں سے عادتاً سر کے بال اگتے ہیں وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک منہ کو دھونا (۲) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنے سمیت دونوں پاؤں کو دھونا۔ (عامہ کتب) تنبیہ: جن اعضاء کو دھونا فرض ہے اگر ان میں سے کوئی عضو بال برابر بھی دھونے سے رہ گیا وضو نہیں ہو گا۔ کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصے پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے، بھیگ جانے یا تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہو، (الدر المختار) اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض ایسی جگہیں کہ جب تک انکا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا۔ **غلطی نمبر۲**: اکثر لوگ چلو میں پانی لے کر کہنیوں پر بہا دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے اس طرح سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ پہلے سیدھے ہاتھ کو نل کے نیچے کر کے انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سے اوپر تک تین بار دھو لیجیے، اسی طرح الٹا ہاتھ۔ اگر نل بہت نیچے ہے ہاتھ نیچے نہیں کر سکتے یا کسی برتن وغیرہ سے وضو کر رہے ہیں تو پھر ایک مرتبہ مکمل دھو لیجیے پھر دوبارہ مکمل دھو لیجیے اسی طرح تیسری مرتبہ اب تین مرتبہ دھونے کی سنت ادا ہو جائیگی۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید تین چلو ڈالنے سے سنت ادا ہو جاتی ہے، حالانکہ اس سے سنت تو کجا فرض کے پورا نہ ہونا کا بھی اندیشہ ہے۔ **غلطی نمبر۳**: آج کل اکثر لوگ وضو میں تیز نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں حتیٰ کہ بعض تو وضو خانے پر آتے ہی پہلے نل کھولتے ہیں اِس کے بعد آستین چڑھاتے ہیں اتنی دیر تک معاذ اللہ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اسی طرح مسواک اور مسح کے دوران اکثریت نل کھلا چھوڑ دیتی ہے اور بعض نل کھلا چھوڑ کر گفتگو میں منہمک ہو جاتے ہیں! ہم سب کو اللہ عزوجل سے ڈر کر اسراف سے بچنا چاہیے، قیامت کے روز ذرّہ ذرّہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہو گا ۔ حدیث: اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرت سعدؓ پر گزرے تو وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا یہ اسراف کیسا؟ عرض کی، کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ فرمایا، "ہاں اگرچہ تم جاری نہر پر ہو" (ابن ماجہ) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدثؒ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں اسراف فی الوضوء میں صیغۂ نہی وارد اور نہی حقیقۃً مفیدِ تحریم۔ (یعنی وضو میں اسراف کی ممانعت کا حکم آیا اور حقیقت میں ممانعت کا حکم حرام کو ثابت کرتا ہے) (فتاویٰ رضویہ) ہماری اکثریت مسجد کے پانی سے وضو کرتی ہے اور مسجد یا مدرسے کا پانی وقف کا ہوتا ہے، وقف کے پانی کا اسراف حرام ہے چنانچہ امامِ اہلسنت امام احمد رضا خانؒ فرماتے ہیں: اگر وقف پانی سے وضو کیا تو زیادہ خرچ کرنا بالاتفاق حرام ہے، اور (مسجد) و مدارس کا پانی اسی قسم کا ہوتا ہے (فتاویٰ رضویہ) اسلیے بہت ہی احتیاط کے ساتھ وضو کرنا چاہیے مسواک، کلی، غرغرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنانی چاہیے۔ **غلطی نمبر۴**: وضو کرنے کے بعد لوگ ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے مسجد میں داخل ہوتے ہیں خصوصاً جب رکعت چھوٹ رہی ہو **مسئلہ**: مسجد میں ہاتھ جھاڑتے ہوئے جانا کہ اعضائے وضو

سے پانی کے قطرے مسجد میں گریں یہ ناجائز وگناہ ہے (فتاوی رضویہ) لہذا وضو خانے سے ہی اعضاء وضو پونچھ لینا چاہیے تا کہ مسجد میں قطرے نہ گریں

نماز کے ضروری مسائل

بخوفِ طوالت ہم یہاں صرف مسائل کا ذکر کریں گے ہر ایک خود غور کرے کہ کون کون سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ **نماز کی چھ شرائط:** نماز کی چھ شرائط ہیں جنکا نماز سے پہلے ہونا ضروری ہے ورنہ نماز نہ ہو گی **(۱) طہارت۔** نمازی کا بدن، لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے، **(۲) سترِعورت:** مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لیے ان پانچ منہ کی ٹکلی دونوں ہاتھ اور پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے، البتہ اگر دونوں ہاتھ (گٹوں) تک ، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل ظاہر ہوں تو ایک مفتٰی بہ قول پر نماز درست ہے (الدالمختار معہ ردالمختار ج ۲ ص ۹۳) **مسئلہ:** اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا جلد کا رنگ ظاہر ہو نماز نہ ہو گی (فتاوی عالمگیری)۔ **مسئلہ:** بعض خواتین ململ وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اعضاء کا رنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔ **(۳) اِستقبالِ قبلہ:** یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا **(۴) وقت:** یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے **(۵) نیت:** نیت دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے، **(۶) تکبیرِتحریمہ:** یعنی نماز کو اللہ اکبر کہہ کر شروع کرنا ضروری ہے۔

نماز کے فرائض: نماز کے سات فرائض ہیں جنکا نماز کے اندر پایا جانا ضروری ہے اگر ان میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہو گی؛ (۱) **تکبیرتحریمہ**۔ (۲) **قیام** (یعنی کھڑ ہو کر نماز پڑھنا) (۳)۔ **قرائت**۔ (۴) **رکوع**۔ (۵) **سجود** (یعنی دو سجدے)۔ (۶) **قعدہ اخیرہ** (یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری تشہد (یعنی التحیات) رَسُولُہ تک پڑھ لی جائے فرض ہے) (عالمگیری ج ا ص ۷۰) (۷) **خروج بصنعہ** (نماز کو قعدہ اخیرہ کے بعد قصداً ختم کرنا) (الدرالمختار کتاب الصلاۃ)۔۔۔۔

تکبیرِتحریمہ کے مسائل: ☜ لفظ اَللّٰہ کو "آللّٰہ" (ہمزہ پر کھڑا زبر) یا اَکْبَرْ کو "آکْبَر" (ہمزہ پر کھڑا زبر) یا "اَکْبَارْ": کہا نماز نہ ہو گی بلکہ اگر اُن کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے تو کافر ہے (الدرالمختار) (کیونکہ آللّٰہ آکْبَرْ کا معنی ہے 'کیا اللہ سب سے بڑا ہے' اور اکبار کا معنی ہے "شیطن" (منیۃ المصلی) اسی طرح تکبیراتِ انتقالات میں کہا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر امام یا مکبر نے اس طرح کی غلطی کی تو انکی اقتدیٰ کرنے والوں کی نماز بھی فاسد ہو جائیگی۔۔۔۔) **مسئلہ:** ☜ اگر امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی تو اگر اقتدا کی نیت ہے اسکی نماز شروع نہ ہوئی؛ بلکہ دوبارہ اقتدا کی نیت کر کے تکبیر کہے (منیہ)۔ **مسئلہ:** ☜ مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا نماز نہ ہوئی۔ (ردالمحتار) **مسئلہ:** ☜ امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)۔

۔**قیام کے مسائل** :**مسئلہ**:☜اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے ۔(کبیری)**مسئلہ**:☜اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑے ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے (ایضاً)**تنبیہ**: آج کل عموماً یہ بایکھا جارہاہے کہ لوگ معمولی سی تکلیف یا زخم کی وجہ سے فرض نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں شاید ہی کوئی مسجد آج کل کرسیوں سے خالی ہو، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس بیس بیس منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرتِ قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں انکا لوٹانا فرض ہے اللہ توفیق عطا فرمائے (ملخص از بہارِ شریعت)**مسئلہ**: ☜مرد ناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی پشت رکھے'(کبیری) خیال رہے قیام میں مرد کے لیے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے چنانچہ مولی علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:السنة وضع الكف على الكف في الصلاة تحت السرة (ابوداود) سنت یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں قراءت کے مسائل:**مسئلہ**: ☜ قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے ممتاز ہو جائے (عالمگیری)۔ **مسئلہ**: ☜ آہستہ پڑھنے بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے (کبیری)۔ **تنبیہ**:بعض حضرات نماز میں بالکل خاموش ہوتے ہیں، اور بعض ہونٹ تو ہلا رہے ہوتے ہیں مگر وہ خود اپنی آواز نہیں سن رہے ہوتے انکی نماز نہ ہوگی عالمگیری میں ہے: فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لايجوز۔ اگر حروف تو صحیح ادا کیے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا (اور کوئی رکاوٹ مثلاً شوروغُل یا اونچا سننے کا مرض بھی نہیں) تو نماز نہ ہوئی۔ اسی طرح تکبیر تحریمہ میں بھی اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سنے ورنہ نماز نہ ہوگی **مسئلہ**:☜احناف کے نزدیک امام کے پیچھے مقتدی کا قرائت کرنا جائز نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:انما جعل الامام ليئتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرء فانصتوا (مسند امام احمد، نسائی، ابوداود وغیرہ) امام اسلیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اسکی اقتدا کی جائے، پس جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرائت کرے تو تم خاموش رہو، سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:من كان له امام فان قرائة الامام له قراءة (ابنِ ماجہ، بیہقی) جس شخص نے امام کی اقتدا کی تو امام کی قراءت اسکے لیے کافی ہے، سجدے کے مسائل:**مسئلہ**: ☜سجدے میں پیشانی جمنا ضروری ہے. جمنے کے یہ معنی ہے کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کس نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔ اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضروری ہے (بہار شریعت)۔ **مسئلہ**:س☜سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا شرط ہے اس مسئلے سے بہت لوگ غافل ہیں (کبیری، درمختار، فتاوی رضویہ) **مسئلہ**: ☜ سجدے میں رانوں کا پیٹ سے لگانا اور کلائیاں زمین پر بچھانا مکروہ ہے (بہار شریعت) **اھم مسئلہ**: ☜رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا کہ تمام اعضاء اپنی جگہ پر آجائیں اسکے بعد سجدہ کرنا اسکو" قومہ "کہتے ہیں واجب ہے اسی طرح جلسہ یعنی ایک سجدہ کرنے کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر دوسرے سجدے کو جانا واجب ہے اگر اسکے خلاف کیا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔ تنبیہ: اس گناہ میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد ملوث نظر آتی ہے، رکوع سے جونہی اٹھے ابھی پورے کھڑے نہیں ہو کے سجدے میں جاتے ہیں

بعض مفسدات نماز (یعنی جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)(1)☜ **نماز میں کھانسنا:** کھکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے "اَخ" تو مفسد ہے۔ ہاں اگر عذر یا صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلیے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اسکو متوجہ کرنا ہو اِن وجوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مضائقہ نہیں ☜ **نماز میں کھجانا:** ایک رکن (یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجود، جلسہ، اور قعدہ) میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہٹالیا یہ دوبار ہوا اب اگر اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا (عالمگیری) اس مسئلے میں ذرا غور فرمائیں، کتنے لوگوں کی نمازیں ضائع ہو رہی ہیں

نماز کے بعض مکروہاتِ تحریمہ: (جنکے کرنے سے نماز کالوٹانا واجب ہو جاتا ہے)؛ ☜ **داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا** (عالمگیری) ہ☜ **:کپڑا سمیٹنا**۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ وآگے یا پیچھے اُٹھالیتے ہیں (کبیری) اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔ کندھوں پر چادر لٹکانا: سدل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا تو حرج نہیں (در مختار) **مسئلہ**: ☜ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اسکا ایک سرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکرہِ تحریمی ہے (بہار شریعت) ☜ **نماز میں آستینیں چڑھانا**: دونوں آستینوں میں سے اگر ایک بھی آدھی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، ☜ **طبعی حاجت کی شدت**: پیشاب، یا پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجیے۔ اور اگر یہ حالت دورانِ نماز پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی حالت میں پڑھ لی تو گناہ گار ہونگے۔ ☜ **انگلیاں چٹخانا**: نماز میں انگلیاں چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔ ☜ **قصداً جماھی لینا**۔ ☜ **نماز میں ناک اور منہ چھپانا**۔ ☜ **کرتا قمیض وغیرہ کے بٹن کھلے ہونا** جس سے سینا کھلا رہے مکروہِ تردیمی ہے ہاں اگر نیچے کوئی کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کھلتا تو مکروہ تنزیہی ہے۔ ☜ **نماز اور تصویر**: جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ نمازی کے سر پر یعنی چھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر آویزاں ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔: ☜ **اعتجار** یعنی پگڑی یا رومال اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو اور نیچے ٹوپی بھی نہ ہو یہ مکروہِ تحریمی ہے (ماخوذ از بہار شریعت و نماز کے احکام) ۔ **مسئلہ**: ☜ لوہے پیتل یا کسی بھی دھات کی انگوٹھی، چھلا، تعویذ، لاکٹ ،وغیرہ اور چاندی کا چھلا، تعویذ، پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (فتاوی فیض رسول) مرد کو صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جو کہ سا ڑھے چار ماشے سے کم ہو جائز ہے بقیہ حرام ہیں (بہار شریعت)

جماعت کا بیان: عاقل، بالغ، آزاد، قادر پر جماعت واجب ہے ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق مردود الشہادۃ اور اسکو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گناہ گار ہوئے (در مختار) رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی

ﷺ کے لیے سنن الہدی مشروع فرمائی اور یہ سنن ہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے، ایک روایت میں ہے کافر ہو جاؤ گے (صحیح مسلم) نیز فرمایا: بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انکے گھر جلا دوں" (ایضاً) امام احمد نے انہیں سے روایت کی فرماتے ہیں؛ اگر گھر میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشاء قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں (مسند امام احمد بن حنبل)

صفوں میں کس طرح کھڑا ہوں : آج کل نماز میں دیگر غلطیوں کرنے کے ساتھ صف میں کھڑے ہونے کی غلطیاں کر کے گناہوں کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ صفوں میں لوگ اکشادہ ہو کر یعنی دو آدمیوں کے بیچ میں خالی جگہ ہوتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اس طرح اگلی صف میں گنجائش ہوتے ہوئے پیچھے دوسری صف میں کھڑا ہونا شروع کرتے ہیں نیز صفیں سیدھی نہیں بنائی جاتیں، عجیب و غریب حالت ہوتی ہے افسوس! ھم اگر کسی بڑے عہدے دار کے پاس جائیں تو اسکے سامنے بھی بڑے ادب اور طریقے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں مگر تمام کائنات کے رب کے سامنے کھڑنے ہونے کا ڈھنگ ہمیں نہیں آتا اور نہ کبھی سیکھنے کی طرف توجہ کی۔ امام احمد رضا خان حنفیؒ ارشاد فرماتے ہیں، جسکا خلاصہ یہ ہے۔ صفوف کے بارے تین باتوں تاکید اکید (یعنی بہت زیادہ تاکید) کے ساتھ حکم دیا گیا اور تینوں آج کل معاذاللہ کالمتروک ہو رہی ہیں یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔ : تسویہ یعنی صف کو برابر کرنا خم ہو نہ کج ہو مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں محاذی (برابر) ایک خط مستقیم پر واقع ہوں۔ **دوم**: اتمام، یعنی جب تک اگلی صف پوری نہ ہو دوسری نہ کریں۔ اسکا شرع مطہرہ کو اسقدر اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں تھی اسے بغیر پورا کیے پیچھے اور صفیں باندھ لیں ، بعد میں ایک شخص آیا اس نے اگلی صف میں نقصان (کشادگی) پایا تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جا کر وہاں کھڑا ہو اور نقصان (کشادگی) کو پورا کرے کہ انہوں نے شرع کے حکم کی مخالفت کر کے خود اپنی عزت گرا دی جو اس طرح صف پوری کرے گا حدیث مبارک کے مطابق اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دے گا (اسکے درجے بلند فرمائے گا اور اسکے لیے جنت میں گھر بنائے گا (ابن ماجہ، طبرانی)۔ **سوم** تراص۔ یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے (یعنی کندھے سے کندھا خوب ملا ہوا ہو) اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: **صفا کانھم بنیان مرصوص** (القران) ایسی صف گویا وہ دیوار ہے رانگا (سیسہ) پگلائی ہوئی ہو۔ رانگ (سیسہ) پگلا کر ڈال دیں توسب درزیں (شگافیں اور دراڑیں) بھر جاتی ہیں کہیں رخنہ فرجہ (یعنی کوئی سوراخ وغیرہ) نہیں رہتا ایسی صف باندھنے والوں مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ دوست رکھتا ہے۔۔ یہ تینوں امر شرعاً واجب ہیں (فتاوی رضویہ) **احادیث**: ☜ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندو! ضرور یا تم صفیں سیدھی کرو گے یا اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈالے گا (صحیح مسلم) جو صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کے گا اللہ اسے قطع کرے گا (نسائی) **حدیث** ☜ ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے مؤخر کر کے آگ میں ڈال دے گا (ابوداود) **حدیث**: ☜ اپنی صفیں خوب ملاؤ اور قریب قریب کرو اور

گر دنیں ایک سیدھ میں رکھو، قسم ہے اسکی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے میں شیاطین کو دکھتاہوں کہ صف کے خالی حصے میں داخل ہوتے ہیں جیسے بھیڑ کے بچے (نسائی)

درخواست:۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **نعم العطية كلمة حق تسمعها ثم تحملها الى اخ لك مسلم فتعلمها اياه** (کنزالعمال) بہترین تحفہ حق کی بات ہے جس کو تو خود سنتا ہے پھر اپنے مسلمان بھائی کی طرف لے جاکر اسکو بھی سکھاتا ہے نیز فرمایا: تمام مخلوق حتٰی کہ دریا کی مچھلیاں خیر سکھانے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (ایضاً) ہم معلوم نہیں کتنے پیسے بے جا کاموں میں ضائع کرتے ہیں اگر رب کی رضاکے لیے امت محمدؐ کی خیر خواہی کے لیے اگر حسب توفیق یہ پمفلٹ فوٹو سٹیٹ کرواکر اپنے مسلمان بھائیوں میں تقسیم کر دیں تو یہ اہمارے لیے صدقہ جاریہ ہوگا شروع میں آپ نے امام مالکؒ کا قول پڑھا ہوگا: کہ کس کو نماز کے مسائل بتانا زمین بھر کی دولت صدقہ کرنے سے بہتر ہے؛ امید ہے مسلمان بھائی اس پمفلٹ کو پھیلا کر ثواب کا ذخیرہ حاصل کریں گے: تمام مسلمانوں بالخصوص اس گناہ گار کے لیے دعافرمائیں کہ رب تعالٰی بے حساب مغفرت فرمائے

العبد الحقیر المفتقر الی رحمۃ الرب الجلیل: **محمد محمود نقشبندی تونسوی** عفی عنہ